جناب شیخ عبدالغفار اثرؔ ایم۔ اے

سرفرازئ امت کا راستہ ــــــ صرف اسلام

مسلم ممالک کے سربراہوں کی حالیہ کانفرنس کے انعقاد اور اس کے اثرات و نتائج کے پیش نظر یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ پاکستان دنیا کی اسلامی برادری میں پہلے کی نسبت بہت قریب ہو گیا ہے۔ خلافتِ عثمانیہ کی شکست و ریخت کے بعد پہلی بار اتنے مسلم سربراہ مل بیٹھے ہیں۔ اگرچہ اس مل بیٹھنے میں ابھی وہ کمال تو حاصل نہیں ہوا جو ہمارے ماضی کی "اخوت اسلامیہ" کا طغرائے امتیاز رہا ہے۔ تاہم یہ اس کی جانب ایک کوشش اور ایک پہلا قدم ضرور کہا جا سکتا ہے۔

تمام دنیا نے دیکھا کہ مسلمان جب اسلام کے نام پر مل بیٹھیں تو کیسا عظیم جذبۂ ملی ابھر کر تمام کلمہ گویان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حیاتِ نو بخشتا ہے۔ اور کس طرح ہر انسان اپنے اندر ایک ایسی بے مثال قوت محسوس کرتا ہے جو انسان کو ایک محیّر العقول فرحت بخشتی ہے اور وہ خود بخود پروانہ وار نثار ہونے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔ گذشتہ ربع صدی میں ہمارے ملک میں جو لادینی اور کافرانہ رجحانات پرورش پا رہے تھے، بہت حد تک ان کا قلع قمع ہو گیا ہے۔

کاش کہ ہمارے ملک کے ارباب بسط و کشاد یہ سمجھ لیں کہ ایک مسلمان کہلانے والے شخص اور ملک کے لئے اس کے بغیر چارہ نہیں کہ وہ صحیح معنوں میں اسلامی ضابطۂ اخلاق اور مسلم ضابطۂ آئین کو اپنا لے۔ ورنہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذلت کی گھاٹیوں میں ہی بھٹکتا پھرے گا اور خدا کی اعانت اس کے شاملِ حال نہ ہو گی۔ یہ ایک ایسا مسلّمہ اور بدیہی امر ہے جس کو گذشتہ چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ کے ہر موڑ میں دیکھا جا سکتا ہے اور کوئی اندھا بھی اس حقیقت عظمٰی کا انکار نہیں

کر سکتا کہ جب بھی کبھی مسلمان خدا کا سچا نام لیوا بن کر میدانِ عمل میں ڈٹ گیا ہے کامیابی نے اس کے قدم چومے اور ساری دنیا اس کے آگے جھک گئی۔ اس معاملہ میں نہ تو کثرت و قلت کا مسئلہ حائل ہوا نہ اسباب کی موجودگی و عدم موجودگی سے کوئی فرق پڑا اور نہ ہی مخالفین کی فراوانی وسائل کبھی سدِّ راہ ہوئی۔ خود پیغمبر علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں ایسے واقعات [illegible] صحابہ کرام رض کی [illegible] بعض طبائع کے [illegible] کثرتِ تعداد کا واہمہ بھی پیدا ہوا [illegible] نقصان اٹھانا پڑا۔ جنگِ بدر اور جنگِ حنین اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ [illegible] معلوم ہوا کہ تمام [illegible] خداوند قدوس کی ذات عالیہ ہے۔ قرآن [illegible] واضح طور پر ارشاد ہے:

[illegible]

[illegible] الدخان)

[illegible] کا مالک بنا دیا۔

[illegible]

[illegible] محروم رہتے تھے جو کہ مومنین ہیں وہ تمہارے لئے تاریخ [illegible]
[illegible] مجھے بتاؤ کہ [illegible] اور [illegible] کوئی کمی ہے [illegible]
[illegible] کہ ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ [illegible]
اور مسلمان [illegible] اس قوت [illegible] اسلام کے [illegible] اتباع [illegible] اور اس کی اپنی قوت [illegible]
[illegible]
دور کیوں جائیے جناب محمد علی جناح کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے جب تک غیر اسلامی سیاست میں حصہ لیا، گو ہر کامیابی آپ کے ہاتھ [illegible] اور [illegible] آپ [illegible] انگلینڈ میں وکالت کا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے لیکن خداوند کریم نے جب آپ کا ذہن روشن کر دیا اور آپ کی چشم بینا نے دیکھ لیا کہ اسلام کے بغیر ہر سیاست [illegible] تو شروع [illegible] تو [illegible] پاکستان کا مطالبہ کیا [illegible] لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگایا تو [illegible] میدان [illegible] نتیجہ میں [illegible] آج ایک آزاد ملک کے باسی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اپنی حماقتوں اور غفلتوں کے باعث اس ملک کے نصف [illegible] ہاتھ دھو لئے ہیں تاہم یہ چیز ظاہر [illegible] کہ اس کے حصول میں جو جذبہ کارفرما تھا، وہ جذبہ ایمانی تھا اور اس کی بنیاد جس چیز پر رکھی گئی تھی وہ اسلام تھا۔

اور پھر اس کے نصف حصہ سے ہاتھ دھو لینا بھی تو [illegible] کی دلیل ہے کہ جب [illegible] لا شریک کی اتباع کو چھوڑ [illegible] اسلام کی [illegible] اپنا شعار بنا [illegible] خوش [illegible] تو ذلت و نامرادی [illegible]
[illegible]

قرآن کریم [illegible] کرنے والوں کے لئے [illegible] کر دیا گیا ہے جو ضروری ہے [illegible] یہ بھی فرمایا کہ عملی زندگی کی راہنمائی کے لئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مبارکہ ہر زمان و مکان کے لئے تاقیامت "اسوۂ حسنہ" ہے جس کی موجودگی میں [illegible] پر عمل پیرا ہو کر کوئی بھی شخص [illegible] نہیں بھٹک سکتا [illegible] صاحب بصیرت [illegible] کوئی چارہ کار نہیں

کہ اگر اسے مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ منافقانہ نہیں تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں رہنمائی کے لیے بار بار قرآن کریم کی طرف نگاہ اٹھائے اور اسکی پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں راہ کی ظلمات کو عبور کرنے کی کوشش کرے۔ بالخصوص وہ لوگ جنکو خدا نے حکومت و اقتدار کی گدی پر بٹھا کر کروڑوں انسانوں کا مختار بنا دیا ہے۔ اگر خدانخواستہ انہوں نے قرآن کریم کو پسِ پشت ڈال دیا اور تڑپتی، سسکتی اور جاں بلب مخلوق کو اس تریاقِ عظیم سے حیاتِ نو نہ بخشی تو پھر یاد رکھیں کہ جلد یا بدیر وہ خود بھی تباہ ہو جائیں گے اور اپنے ساتھ بے شمار مخلوق کی تباہی کا باعث بھی بنیں گے۔

آیئے ذرا قرآن کریم کی واضح تعلیمات کی روشنی میں اپنا تجزیہ کریں۔

قرآن کریم نے سب سے پہلے دوسروں کی غلط اتباع سے منع کیا ہے۔ اسی لئے کلمۂ توحید بھی لا، ہی سے شروع ہوتا ہے جو خدا کے ماسوا کی نفی کے لئے ایک ضروری حکم کے مترادف ہے، چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا:

"اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء"

کہ تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی اتباع نہ کرو"

کیا ایسے صریح ارشاد خداوندی کی موجودگی میں ہمارے لئے روس کی ذلیل کن سوشلزم کمیونزم اور مارکسزم کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ جو صریحاً انسانیت کے لئے تپ دق اور رستا ہوا ناسور ہے اور یورپ کی فرسودہ تہذیب کی نقالی اور سامراجی نظام کے اتباع کی احتیاج ہے، جو انسان کو شتر بے مہار بنا دیتا ہے، جو خود گم کردہ راہ ہیں، وہ دوسروں کی راہبری کیا کر سکتے ہیں؟ لیکن تعجب تو ان بے وقوفوں پر ہے جو قرآن جیسی نعمت کو چھوڑ کر ہر راہرو کو اپنا امام اور پیشوا مان لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں!

نسلِ نو کی سب سے بڑی حرماں نصیبی یہ ہے کہ اس نے ایمان کی حلاوت چکھی نہ قرآن

کریم کے مطالعہ کی ضرورت واہمیت محسوس کی، وہ اس کافرانہ تعلیم کی گود میں پلے پھولے جو میکالے اپنے ذہنی غلاموں کے لئے رائج کر گیا تھا۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
اب کہاں سے نکلے صدائے "لا الہ"

ہمیں افسوس سے اعتراف ہے کہ ہمارے ارباب سیاست نے جہاں کہیں، مغالطہ آمیزی ہی کے لئے سہی، اسلام کا نام لیا، وہیں سوشلزم کا بھی پیوند لگا دیا اور اسلامی سوشلزم کی نئی اصطلاح سے نسلِ نو کے دل و دماغ کو اچھی طرح مسموم کرنے کی کوشش کی۔ افسوس کہ وہ قوم جو تمام دنیا کی راہ نما تھی اب دوسروں کے دسترخوان کے مردار کھانوں کی ریزہ چینی پر فخر محسوس کر رہی ہے ——— فاعتبروا یا اولی الابصار!

غلامی دنیا میں بدترین عذاب ہے اور آزادی خداوند کریم کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور حق تو یہ ہے کہ اگر خداوند قدوس ہمیں آزادی کی مسند اقتدار پر بٹھائے تو اس کے آگے زیادہ جھکیں، اپنی جبین نیاز کو اسی کے لئے وقف کر دیں۔ قرآن کریم نے اسلام کے نام پر سلطنت مانگنے والوں کو یہی نصیحت کی:

"الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر ولِلّٰہ عاقبۃ الامور" (الحج)

اور یہ لوگ کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور سب کاموں کا انجام خدا ہی کے ہاتھ ہے۔

لیکن پاکستان جیسی نظریاتی سٹیٹ میں کیا کسی صاحب اقتدار نے نماز کے قیام کی کوشش کی؟ ہاں البتہ زناکاری کی ترویج عام ہے، شراب خانوں کی کثرت ہے۔ عریاں ناچ گانے ہماری تہذیب اور سوسائٹی کا جزو بن چکے ہیں۔ فحش لٹریچر، گندی مصوری، عریاں فلمیں، ریڈیو کے مخرب الاخلاق گانے، ٹیلی ویژن پر حیا سوز مناظر، یہ تمام امور سرکار کی سرپرستی میں بخیر و خوبی انجام دیئے جا رہے ہیں اور پھر بھی دعویٰ ہے کہ پاکستان "اسلامی جمہوریہ" ہے گلہ

بریں عقل و دانش بباید گریست

مسئلہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم پر [illegible] اس کا نصیب [illegible]
میں دھندلا جائے، اس کے ایمان و ایقان کی جڑیں ابھی کھوکھلی [illegible] اس کے
قول و فعل کا تضاد، اسے راہِ حقیقت سے ہٹا کر اسے منافقت اور حرص دنیا طلبی کی دلدل میں
پھنسا دے۔ اور اس کے قوائے عمل شل ہو جائیں تو ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں اگر کسی ملت کی
رہنمائی کی باگ ڈور تھما دی جائے تو آپ خود ہی فرما دیجئے کہ نتیجہ اس کے سوا کیا ہوگا کہ خود بھی
بلا کسی [illegible] بگڑتے ہیں اور دوسروں کو بھی [illegible] لیتے ہیں [illegible] اسی لیے قرآن کریم
نے ایسے بدخو [illegible] لوگوں سے کسی قسم کا وعدہ [illegible] نہیں فرمایا بلکہ ان کے برعکس
ایمان اور عمل صالح کو خلافتِ ارضی کا استحقاق عطا فرمایا، جیسا کہ سورۂ نور میں خداوند قدوس
نے فرمایا:

وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الأرض كما استخلف الذين
من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم أمنا يعبدونني
لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون (النور)

تم میں سے ان لوگوں سے اللہ کا وعدہ ہے جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے کہ انہیں ضرور ملک
کا حاکم بنا دے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان
کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت
کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے، اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے
لوگ بدکردار ہیں۔

ہم ان آیات کی روشنی میں گذشتہ ربع صدی کی اپنی عملی زندگی کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ کیا ہم
نے [illegible] ان آیاتِ الٰہی کو نہیں جھٹلایا؟ کیا ہم نے قول و فعل سے منافقت کا عملی ثبوت نہیں دیا؟
کیا ہم نے اپنے اسلاف [illegible] کی روایات سے بغاوت نہیں کی؟ [illegible] آپ خود ہی فیصلہ کیجیے
کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے ان اعمال کے پیشِ نظر اپنا وعدہ کیونکر پورا فرمائے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]